جلوۂ نور
یا فاطمۃ الزہرا علیہا السلام
حضرت فاطمہ زہراؑ کی چالیس منتخب احادیث

پیش لفظ

تاریخ انسانی میں عورت ہمیشہ ظلم کا شکار رہی ہے۔ اگر عورت کی کوئی حیثیت تھی تو وہ فقط عیش ونوش کی محفلوں کو سجانے اور مرد کی آتشِ ہوس کو بجھانے کی حد تک۔ لیکن اسلام نے نہ صرف یہ کہ اس جاہلانہ طرز فکر کی نفی کی بلکہ عورت کو انسانیت کے میزان میں مرد کے مساوی پلڑے میں قرار دیا۔ شاید اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی اعلیٰ ترین ذات والا صفات یعنی اپنے آخری رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسی جامع صفات بیٹی سے نوازا جس کو سیدۃ نساء العالمین (کائنات کی عورتوں کی سردار) قرار دیا گیا۔ اور حق کہ فاطمہ زہراؑ نے اپنے انفرادی اور اجتماعی کردار وگفتار سے معاشرے میں عورت کی حقیقی حیثیت اور مقام کو ثابت کرتے ہوئے جہالت کے ان تمام بتوں کو توڑ دیا جو عورت کے وجود کی عظمت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانا چاہتے تھے۔

لیکن آج عورت پھر ان ہوس رانوں کی ہوس کی زد پر ہے، آج پھر عورت کو اس کے بلند و بالا مقام سے گرا کر پستیوں میں دھکیلا جارہا ہے، آج پھر اسے اس کی اعلیٰ اور عظیم صفات سے محروم کر کے محافل عیش ونوش کی زینت بنانے کی کوشش کی جارہی ہے۔

اور آج اگر عورت کو اس قید سے کوئی چیز آزادی دلا سکتی ہے تو وہ جناب فاطمہ زہراؑ کی سیرت طیبہ ہے۔ صرف اور صرف آپؑ کا کردار اور گفتار ہی آج کی عورت کو اس کا حقیقی مقام اور منزلت عطا کرسکتی ہے۔

حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی سیرت طیبہ پر عمل کرنے کے لئے ہم نے آپؑ کی بیان کردہ احادیث میں سے چالیس احادیث کا انتخاب کیا ہے تاکہ آپؑ کی سیرت و کردار کو نمونۂ عمل بنایا جاسکے۔

دردانہ حیدر

مدیرہ

ماہنامہ طاہرہ کراچی

E-31 رضویہ سوسائٹی، کراچی

حدیث ۱

شریک حیات کا اخلاق

گھریلو زندگی کی حیات اور تازگی کا سہرا ہماری جفاکش اور وفا شعار مشرقی عورت کے سر ہے۔ وہی اس گھریلو زندگی کو بہترین نظم وضبط کے ساتھ چلاتی ہے۔ اسی کی مہربانی، ایثار، قربانی اور خدمت گھر کو جنت بنا دیتی ہے۔ عورت گلشن حیات کا وہ تروتازہ اور مہکتا پھول ہے کہ جس کا نظارہ اور خوشبو تھکاوٹ کو دور، خستہ حالی کو شادابی اور شوہر کے پریشان حال دل کو مطمئن کر دیتی ہے۔

ایک دن حضرت علیؑ نے فرمایا: ''اے فاطمہؑ! آیا گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟''

گھر میں جو کھانا تھا وہ ایک دن پہلے کھایا جا چکا تھا اس لئے بی بی نے انکار کیا تو امامؑ نے فرمایا: ''فاطمہؑ! مجھے کیوں نہیں بتایا تا کہ میں کھانے کا انتظام کرتا؟''

جناب فاطمہؑ نے فرمایا:

يَا اَبَا الْحَسَنِ اِنِّي لَاَسْتَحْيِيْ مِنْ اِلٰهِيْ اَنْ اُكَلِّفَ نَفْسَكَ مَا لَا تَقْدِرُ عَلَيْهِ.

''اے ابوالحسن! مجھے اپنے پروردگار سے حیا آتی ہے کہ میں آپ سے اس چیز کی درخواست کروں کہ جسے پورا کرنے کی آپ میں (مالی) استطاعت نہ ہو۔''

حدیث ۲

خالص عبادت

ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے۔ عبادت اور تمام انسانی افعال کی زینت

'خلوص' ہے۔ خلوص ہی سے عبادت کو اوج اور عظمت حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص اپنی عبادات کو (حرص، طمع، شرک وریا اور تمام روحانی آلودگیوں سے) خالص کر کے خدا کے لیے بجالائے گا اللہ عز وجل اس کی (تمام مادی ومعنوی) مصلحت کو بہترین طریقے سے اس کی جانب نازل فرمائے گا۔

قَالَتْ فَاطِمَة: مَنْ اَصْعَدَ اِلَى اللّٰهِ خَالِصَ عِبَادَتِهِ اَهْبَطَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ اِلَيْهِ اَفْضَلَ مَصْلَحَتِهِ.

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: جو شخص اپنی خالص عبادت اللہ کی جانب بھیجے گا، تو پروردگار اس کی بہترین مصلحت اس کی طرف بھیجے گا۔ (مجموعہ ورام ج۸ صفحہ ۱۰۸)

حدیث ۳

حسن سلوک کا اجر

خندہ پیشانی اور شادابی کے ساتھ ملاقات کرنا ہمیشہ مفید ہے۔ حضرت فاطمہؑ فرماتی ہیں:

قَالَتْ فاطمه: بِشْرٌ فِي وَجْهِ الْمُؤْمِنِ يُوْجِبُ لِصَاحِبِهِ الْجَنَّةَ وَ بِشْرٌ فِي وَجْهِ الْمُعَانِدِ الْمُعَادِيْ يَقِي صَاحِبَهٗ عَذَابَ النَّارِ.

مومن کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنے کی جزا جنت ہے اور دشمن اور جھگڑالو قسم کے افراد کے ساتھ خوش اخلاقی انسان کو آگ کے عذاب سے نجات دلاتی ہے۔ (تفسیر امام عسکریؑ صفحہ ۳۵۴)

حدیث ۴

حضرت فاطمہ کی نظر میں شادی

اسلام نے دور جہالت کے افکار و عقائد پر خط بطلان کھینچتے ہوئے شوہر کے انتخاب میں باپ اور بیٹی کے درمیان تبادلۂ خیالات اور مشورے کا حکم دیا ہے، تاکہ ایک عورت علم و شعور کے ساتھ اپنے لیے شریک حیات کا انتخاب کرے۔ اسی تربیتی اور نفسیاتی نکتے کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے پیغمبر اسلامؐ نے جب حضرت فاطمہؑ سے شادی کے متعلق مشورہ طلب کیا تو آپ زیر لب مسکراہٹ کے ساتھ گویا ہوئیں۔

"میں اس بات سے راضی ہوں کہ اللہ میرا پروردگار ہے اور اے پدر گرامی آپ میرے پیغمبر اور میرے چچازاد علیؑ میرے شوہر اور امام ہوں۔ (احقاق الحق ج ۵)

شادی کے بعد جب رسول اکرمؐ نے حضرت فاطمہؑ سے سوال کیا: بیٹی تم نے اپنے شوہر کو کیسا پایا؟ تو آپ نے فرمایا:

یا ابۃ خیرُ زوج

بابا جان میں نے (علیؑ کو) بہترین شوہر پایا۔

(جو زندگی کے ہر کام خصوصاً خدا کی عبادت میں میرے

مددگار و معاون ہیں) (بحار الانوار)

حدیث ۵

علی علیہ السلام کی پہچان

ابوالدرداء نے بی بی فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ میں نے علیؑ کو سجدے کی حالت دیکھا ہے وہ کوئی جواب نہیں دیتے، خدا

نخواستہ شاید اس دنیا سے گزر چکے ہیں۔

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے اطمینان سے فرمایا:

هِیَ وَ اللّٰهِ الْغَشْیَةُ الَّتِیْ تَأْخُذُهٗ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ

خدا کی قسم علی کی یہ حالت ایک قسم کی بے ہوشی ہے جو خوف خدا کی وجہ سے علی پر طاری ہو جاتی ہے۔ (مناقب ابن شہر آشوب)

حدیث ۹

ازدواجی زندگی کا آغاز

شادی ایک نئی زندگی کا آغاز ہے۔ اس مشترکہ زندگی کی خوشی میں لوگ انواع واقسام کے گناہوں میں مبتلا ہو کر اس زندگی کی ابتداء میں جو معنویت خدا نے رکھی ہے اسے ضائع کر دیتے ہیں اور زندگی میں ایک بار آنے والی اس خوشی میں ہر قسم کے گناہوں کو اپنے لیے جائز سمجھ لیتے ہیں۔

ہمیں دیکھنا چاہیے کہ دنیا کی تمام خواتین اور خصوصاً مسلمان عورتوں کے لیے نمونۂ عمل جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کا اس اہم موقع پر کیا انداز ہے؟ ہمیں توجہ دینی چاہیے کہ آپ اپنی مشترکہ زندگی کا آغاز کس طرح کر رہی ہیں؟

حضرت علی نے دیکھا کہ شب ازدواج حضرت فاطمہ بہت پریشان اور مضطرب ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت علی نے سوال کیا: "اے فاطمہ آپ پریشان کیوں ہیں؟" فرمایا:

تَفَكَّرْتُ فِیْ حَالِیْ وَ اَمْرِیْ عِنْدَ ذِهَابِ عُمْرِیْ وَ نُزُوْلِیْ فِیْ قَبْرِیْ فَشَبَّهْتُ دُخُوْلِیْ فِیْ فِرَاشِیْ بِمَنْزِلِیْ كَدُخُوْلِیْ اِلٰی

لَحْدِی وَ قَبْرِی فَاُنْشِدُکَ اللّٰہَ اِنْ قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَتَعْبُدَ اللّٰہَ تَعَالٰی هٰذِہِ اللَّیْلَۃَ ......

میں نے اپنی زندگی اور اپنے رفتار و کردار میں غور و فکر کیا، اپنی عمر کے ختم ہونے اور اپنی دوسری منزل قبر کے بارے میں سوچا کہ آج میں اپنے بابا کے گھر سے آپ کے گھر منتقل ہوئی ہوں اور ایک دن یہاں سے اپنی لحد اور قبر کی طرف کوچ کروں گی۔ زندگی کے ان ابتدائی لحات میں، میں آپ کو خدا کی قسم دیتی ہوں کہ آیئے نماز پڑھیں اور مل کر اس رات خدا کی عبادت کریں۔ (غایۃ المرام فی رجال البخاری صفحہ ۲۹۵۔ ملحقات احقاق الحق ج ۲۳ صفحہ ۴۸۹)

حدیث ۷

حفظان صحت اور ہاتھوں کی صفائی

بعض اوقات بچے رات کا کھانا کھانے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر سو جاتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں موجود کھانے کی چکناہٹ اور دوسری چیزیں بچے کے لئے بیماری کا سبب بن سکتی ہیں۔ حفظان صحت کے اسی اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت فاطمہؑ فرماتی ہیں:

اَلَا لَا یَلُوْمَنَّ امْرَءٌ اِلَّا نَفْسَهٗ یَبِیْتُ وَ فِیْ یَدِهٖ رِیْحُ غَمَرٍ

جو شخص غذا تناول کرنے کے بعد اپنے چکنے اور غذا میں ڈوبے ہوئے ہاتھوں کو دھوئے بغیر سو جائے تو اپنے سوا کسی اور کو ملامت نہ کرے۔

(کتاب ابن ماجہ صفحہ ۲۶۵۔ کنز العمال ج ۱۵ صفحہ ۲۴۲ حدیث ۴۰۷۵۹)

حدیث ۸

کھانے کے آداب

قَالَتْ: فِی الْمَائِدَۃِ اِثْنَا عَشَرَۃَ خَصْلَۃً یَجِبُ عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ اَنْ یَعْرِفَھَا. اَرْبَعٌ فِیْھَا فَرْضٌ وَ اَرْبَعٌ فِیْھَا سُنَّۃٌ وَ اَرْبَعٌ فِیْھَا تَأْدِیْبٌ،

☆ فَاَمَّا الْفَرْضُ فَالْمَعْرِفَۃُ، وَ الرِّضَا ، وَ التَّسْمِیَۃُ، وَالشُّکْرُ

☆ فَاَمَّا السُّنَّۃُ فَالْوُضُوءُ قَبْلَ الطَّعَامِ، وَالْجُلُوْسُ عَلَی الْجَانِبِ الْاَیْسَرِ، وَالْاَکْلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ

☆ فَاَمَّا التَّادِیْبُ. فَالْاَکْلُ بِمَا یَلِیْکَ وَ تَصْغِیْرُ اللُّقْمَۃِ وَ الْمَضْغُ الشَّدِیْدُ وَ قِلَّۃُ النَّظَرِ فِی وُجُوہِ النَّاسِ.

دسترخوان کے ۱۲ اہم اصول ہیں۔ لازم ہے کہ ہر مسلمان ان اصولوں کو جان لے۔ ان میں سے چار واجب، چار مستحب اور چار کا تعلق ادب سے ہے۔

☆ چار واجب اصول یہ ہیں:

۱) اللہ کی معرفت رکھنا (یعنی یہ نعمتیں اللہ کی جانب سے ہیں)

۲) اللہ کی نعمتوں پر راضی ہونا۔

۳) کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

۴) اللہ کا شکر ادا کرنا۔

☆ چار مستحب اصول یہ ہیں:

۱) ہر کھانے سے پہلے وضو کرنا۔

۲) بائیں جانب بیٹھنا۔

۳) بیٹھ کر کھانا کھانا۔

۴) تین انگلیوں سے کھانا۔

☆ وہ چار اصول جن کا تعلق ادب سے ہے۔

۱) جو کچھ سامنے ہو، اس میں سے کھانا۔

۲) چھوٹے نوالے لینا۔

۳) کھانے کو اچھی طرح چبانا اور اچھی طرح نرم کر کے کھانا۔

۴) کھانا کھانے کے دوران کم سے کم دوسروں کے چہرے کی جانب دیکھنا۔

(کتاب عوالم ج ۱۱ صفحہ ۲۶۹)

حدیث ۹

صحت و تندرستی

قَالَتْ فَاطِمَةُ: نِعْمَ تُحْفَةُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ.

مومن کے لیے بہترین تحفہ کھجور ہے۔

(کنز العمال ج ۱۲ صفحہ ۳۳۹ حدیث ۳۰۳)

حدیث ۱۰

آخرت کے طویل سفر کا خوف

قیامت کا خوف اور توشۂ آخرت کی تیاری ہمیشہ سے خاصان خدا کا وطیرہ رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اکرمؐ کے استفسار پر حضرت زہراؑ نے جواب دیا:

وَ اللّٰہِ لَقَدِ اشْتَدَّ حُزْنِیْ وَ اشْتَدَّ فَاقَتِیْ وَ طَالَ اَسَفِیْ.

خدا کی قسم! میرا حزن و افسوس زیادہ، میری تہی دستی فراوان

اور میرا تاسف بڑھ گیا ہے۔

(کہ سفرِ آخرت کے لیے کیا تیاری کی ہے)

(مسند احمد ج ۵ صفحہ ۲۶۔ احقاق الحق ج ۴ صفحہ ۱۵۰)

حدیث ۱۱

زندگی کی سختیوں کو برداشت کرنا

ایک دن سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جناب زہرا سلام اللہ علیہا سے دریافت فرمایا: "پیاری بیٹی تم پریشان کیوں ہو؟" فرمایا:

خَالُنَا کَمَا تَرٰی. فِیْ کِسَاءٍ نِصْفُهٗ تَحْتَنَا وَ نِصْفُهٗ فَوْقَنَا

ہمارا حال یہی ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے پاس ایک ہی چادر ہے، اسی کو بچھا کر اس پر بیٹھ جاتے ہیں اور اسی کو اوڑھ لیتے ہیں۔

حدیث ۱۲

حضرت زہراء کی جنگ میں شرکت

جنگ خندق میں مدینہ منورہ دشمنوں کے محاصرے میں تھا، ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق لشکرِ اسلام کی مدد کر رہا تھا۔ حضرت زہراءؑ بھی روٹیاں پکا کر محاذ جنگ کے مجاہدین کی ضروریات کو کسی حد تک پورا کر رہی تھیں۔ ایک مرتبہ بچوں کے لیے روٹیاں پکائیں لیکن پدر گرامی کے بغیر کھانا گوارا نہ ہوا تو محاذ جنگ کے اگلے مورچوں پر اپنے والد گرامی کے پاس روٹیاں لے کر پہنچیں اور فرمایا:

قُرْصاً خَبَزْتُهُ وَ لَمْ تَطِبْ نَفْسِیْ حَتّٰی اَتَیْتُکَ بِهٰذِهِ الْکِسْرَةِ

یہ روٹیاں میں نے اپنے بچوں کے لیے پکائی تھیں لیکن میرے دل کو گوارا نہ ہوا تو اگلے موروچے پر آپ کی خدمت میں لیکر آئی ہوں۔ (طبقات الکبریٰ حدیث ۴۰۰)

حدیث ۱۳

حجاب اور حضرت فاطمہ

ا: نامحرم سے پردہ:

ایک نابینا شخص اجازت لے کر حضرت علیؑ کے گھر میں داخل ہوا۔ رسولؐ خدا نے دیکھا کہ فاطمہؑ فوراً کھڑی ہوئیں اور جلدی سے چادر سر پر ڈال لی۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: بیٹی یہ شخص نابینا ہے:

حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا:

اِنْ لَمْ یَکُنْ یَرَانِیْ فَاِنِّیْ اَرَاهُ وَ هُوَ یَشُمُّ الرِّیْحَ

اگرچہ وہ مجھے نہیں دیکھ سکتا لیکن میں تو اسے دیکھ رہی ہوں اور اگر وہ دیکھنے سے قاصر ہے لیکن ایک عورت کی بو کو تو سونگھ رہا ہے۔

(المناقب صفحہ ۳۸۰ حدیث ۳۲۸)

حدیث ۱۴

محرم و نامحرم

دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ ہماری پردہ دار خواتین بھی بعض اوقات حجاب کی پابندی نہیں کرتیں اور خاندان کے نامحرم رشتہ دار بغیر پیشگی اطلاع کے گھر میں داخل ہوجاتے ہیں لیکن سیرت حضرت فاطمہؑ یہ بتاتی ہے کہ نامحرم اپنے خاندان کا ہو یا

غیر ہو، بڑا ہو یا چھوٹا، بینا ہو یا نابینا، وہ نامحرم ہے اور اس سے پردہ واجب ہے۔

چنانچہ ایک مرتبہ رسولؐ خدا نے حضرت زہراؑ کے دروازے پر دستک دی اور فرمایا: ''اے اہلبیت! تم پر سلام ہو، کیا میں داخل ہو جاؤں؟''

حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا: ''اے رسول خدا آپ پر بھی سلام ہو تشریف لے آیئے۔''

رسول خداؐ نے فرمایا: ''کیا اس کے ساتھ آجاؤں جو میرے ہمراہ ہے؟''

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا: لَیْسَ عَلَیَّ قِنَاعٌ ''میرے سر پر چادر نہیں ہے۔''

کچھ دیر میں ہی آپ نے حجاب کیا اور فرمایا:

عَلَیْکَ السَّلَامُ یَارَسُوْلَ اللّٰہ! اُدْخُلْ وَ مَنْ مَعَکَ۔

''اے خدا کے رسولؐ سلام ہو آپ پر، داخل ہو جایئے اس کے ساتھ جو آپ کے ہمراہ ہے۔''

(مستدرک الوسائل ج ۱۴ صفحہ ۲۸۲)

حدیث ۱۵

حضرت زہراؑ اور موت کے بعد بھی حجاب کا خیال

اسماء بنت عمیس نقل کرتی ہیں کہ حضرت زہراؑ کی حیات کے آخری ایام میں میں ان کے ساتھ تھی۔ ایک دن جنازہ اٹھنے کی کیفیت کے بارے میں گفتگو ہوئی تو پریشانی کے عالم میں فرمایا: ''کسی عورت کے جنازے کو ایک تختے پر لٹا کر مرد اور عورتیں اسے کس طرح اور کیسے اٹھاتے ہیں؟''

حضرت زہراؑ دراصل حجاب اور عورت کی عظمت وعفت کا اظہار کرنا چاہتی ہیں کہ زندگی میں تو بہت سے لوگ پردہ کر لیتے ہیں لیکن میں وہ ہوں کہ جسے اپنی موت کے بعد بھی اپنے پردے اور نامحرم کے کندھوں پر جنازہ جانے کا خیال ہے؟ لہذا فرماتی ہیں:

''میں اس بات کو بہت ہی قبیح سمجھتی ہوں کہ عورتوں کو مرنے کے بعد ایک تختے پر لٹا کر اس پر ایک چادر ڈال دی جائے۔ جس سے عورت کے جسم کا حجم پھر بھی دیکھنے والوں کی نظر میں آتا ہے۔ مجھے (کسی) ایسے تختے پر نہ لٹانا بلکہ میرے بدن کو چھپا دینا کہ خدا تجھے آتش جہنم سے چھپالے۔''

حضرت زہرا نے صرف اسی پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ امیر المومنین سے وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

اُوصِیکَ یَابْنَ عَمِّ اَنْ تَتَّخِذَلِی نَعْشاً فَقَدْ رَأَیْتُ الْمَلَائِکَةَ صَوَّرُوا صُورَتَهُ

میں آپ کو وصیت کرتی ہوں کہ میرے لئے ایسا تابوت بنایئے گا جس کی شکل ملائکہ نے مجھے دکھائی تھی۔ (کشف الغمۃ ج ۲ صفحہ ۶۷)

اسماء بنت عمیس کہتی ہیں کہ میں نے جب حجاب کے بارے میں حضرت فاطمہ کی یہ پریشانی دیکھی تو ان کی خدمت میں عرض کیا کہ سرزمین حبشہ میں جنازوں کو اٹھانے کیلئے ایسے تابوت بنائے جاتے ہیں کہ جو میت کے بدن کو اچھی طرح چھپا دیتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے درخت کی نرم و نازک شاخوں کے ذریعے سے اس تابوت کی شکل بنائی تو حضرت فاطمہ بہت خوش ہوئیں اور فرمایا۔

''اے اسماء! میرے لیے بھی اسی تابوت جیسا گہوارہ بناؤ تا کہ میرا بدن (نا

محرم کی نظروں سے) چھپا رہے۔ خدا تمہیں آتشِ جہنم سے محفوظ رکھے۔"

حدیث ۱۶

فاطمہ کی خواہش

رسولؐ خدا نے ایک دن اپنی پیاری بیٹی جناب فاطمہؑ سے دریافت کیا: "خدا سے کچھ مانگنا ہے تو مانگ لو۔ اس وقت میرے پاس فرشتہ موجود ہے جو خدا کی جانب سے پیغام لیکر آیا ہے کہ تم جو چاہو گی خدا اسے پورا کردے گا۔" حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا:

شَغَلَنِیْ عَنْ مَسْئَلَتِهٖ لَذَّةُ خِدْمَتِهٖ، لَا حَاجَةَ لِیْ غَیْرَ النَّظْرِ
اِلٰی وَجْهِهِ الْکَرِیْمِ

"خداوند عالم کی بارگاہ میں حاضری کی لذت نے مجھے خدا سے ہر قسم کے سوال اور خواہش سے روک دیا ہے۔ میرے دل میں اسکے سوا کوئی اور حاجت نہیں ہے کہ مجھے خدا کے رخِ زیبا کا دیدار نصیب ہوتا رہے۔"

حدیث ۱۷

حضرت فاطمہ کی مہمان نوازی

مدینہ کی مسجد میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا۔ "اے مسلمانو! میں بھوک سے پریشان ہوں، کوئی مجھے مہمان بنائے۔" رسولؐ خدا نے کہا: "آج کی شب اس شخص کو کون اپنا مہمان بنائے گا؟"

حضرت علیؑ نے فرمایا: "یا رسولؐ اللہ! میں اسے اپنا مہمان بناؤں گا۔"

حضرت علیؑ نے گھر میں داخل ہونے کے بعد حضرت فاطمہؑ سے سوال کیا کہ گھر میں کھانا ہے؟ حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا:

مَا عِنْدَنَا اِلَّا قُوْتُ الصِّبْیَةِ وَ لٰکِنَّا نُؤْثِرُبِهٖ ضَیْفَنَا.

''گھر میں چھوٹی بچی کی غذا کے علاوہ کچھ نہیں ہے لیکن ہم آج کی رات یہی کھانا مہمان کو کھلا کر ایثار کریں گے۔

(بحار الانوار ج ۳۶ صفحہ ۵۹۔ تفسیر برہان ج ۴ صفحہ ۳۱۷)

حدیث ۱۸

بی بی فاطمہ زہراؑ کا ایثار

ایک نو مسلم عرب نے مدینہ کی مسجد میں لوگوں سے مدد کی درخواست کی۔ رسول اکرمؐ نے اپنے اصحاب کی طرف دیکھا کہ کون اس کی حاجت روائی کے لئے قدم بڑھاتا ہے۔ حضرت سلمان فارسی اٹھے اور اس کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے مسجد سے باہر نکل گئے۔ وہ جہاں بھی گئے، ناکام ہی لوٹے۔ مایوسی کی حالت میں مسجد کی طرف لوٹ رہے تھے کہ اچانک ان کی نظریں منزل فاطمہؑ پر پڑیں تو اپنے دل میں کہنے لگے۔ ''حضرت فاطمہؑ کا گھر نیکیوں کا سرچشمہ ہے۔'' دستک دے کر اس ضرورت مند کی داستان سنائی تو حضرت فاطمہؑ نے کہا:

یَا سَلْمَانُ! وَ الَّذِیْ بَعَثَ مُحَمَّداً بِالْحَقِّ نَبِیّاً اَنَّ لَنَا ثَلَاثاً مَا طَعِمْنَا وَاَنَّ الْحَسَنَ وَ الْحُسَیْنَ قَدِ اضْطَرَبَا عَلَیَّ مِنْ شِدَّةِ الْجُوْعِ، ثُمَّ رَقَدَا کَاَنَّهُمَا فَرْخَانِ مَنْتُوْفَانِ وَلٰکِنْ لَا اَرُدُّ الْخَیْرَ اِذَا نَزَلَ الْخَیْرُ بِبَابِیْ.

"اے سلمان! اس خدا کی قسم جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبوت کے لیے مبعوث کیا، تین روز گزر گئے ہیں کہ ہم (اہل بیت) نے کچھ نہیں کھایا۔ حسن وحسین بھوک کی شدت سے بے قرار ہو کر کروٹیں بدل رہے تھے اور اب نڈھال ہو کر سو گئے ہیں لیکن میں اس نیکی کو جس نے میرے دروازے پر دستک دی ہے، مسترد نہیں کروں گی۔"

(احقاق الحق ج ۱۰ صفحہ ۳۲۱)

حدیث ۱۹

اخلاص فی سبیل اللہ

ایک مرتبہ حضرت سلمان فارسی جناب فاطمہؑ کے پاس کسی مسلمان کی ضرورت کی غرض سے حاضر ہوئے۔ آپ کے بچوں کے لئے بھی گھر میں کھانا نہ تھا۔ لیکن پھر آپؑ نے اپنا ایک لباس حضرت سلمان فارسی کو دیا تاکہ وہ اسے یہودی دکاندار شمعون کے پاس گروی رکھوا کر جو اور کھجور بطور قرض لے سکے۔ حضرت سلمان فارسی کا کہنا ہے کہ جو اور کھجور لے کر میں حضرت فاطمہؑ کے دروازے پر آیا اور عرض کیا۔ "اے دختر رسول اللہ! اس غذا میں سے تھوڑی سی مقدار اپنے بھوک سے نڈھال بچوں کے لیے نکال لیجئے۔"

حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا:

یَاسَلْمَانُ! هٰذَا شَیْءٌ اَمْضَیْنَاهُ لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ لَسْنَا نَأْخُذُ مِنْهُ شَیْئاً

"اے سلمان! ہم نے یہ کام صرف اللہ کے لیے انجام دیا ہے اور ہم اس میں سے ہرگز کوئی چیز نہیں لیں گے۔"

حدیث ۲۰

حضرت فاطمہ اور دعا

ہمسایوں کے لئے دعا:

امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ مادر گرامی ہمیشہ ہمسایوں، دینی بھائیوں اور مسلمانوں کیلئے دعا کرتی ہیں۔ انھوں نے جناب فاطمہؑ سے عرض کیا: ''مادر گرامی آپ خود اپنے لیے دعا کیوں نہیں کرتیں؟'' بی بی نے فرمایا:

اَلْجَارُ ثُمَّ الدَّارُ

بیٹا! پہلے ہمسائے اسکے بعد اپنا گھر (اور گھر والے)

حدیث ۲۱

بابا کے فراق میں دعا

رسولؐ اسلام کی غم انگیز رحلت کے بعد بنی ہاشم کی خواتین نے آپؐ کے گھر میں جمع ہو کر عربوں کے مخصوص انداز میں گریہ وزاری اور نوحہ سرائی شروع کی۔ حضرت فاطمہؑ نے خواتین کو دعا کی تلقین فرمائی:

اُتْرُكْنَ التَّعْدَادَ وَ عَلَيْكُنَّ بِالدُّعَاءِ

''اے عزادار عورتو! اپنے افتخارات و خصوصیات گننے کی بجائے دعا اور عبادت کرو۔

(بحارالانوار ج ۲ صفحہ ۵۲۲)

حدیث۲۲

دعا کی اہمیت

رسول اکرمؐ نے حضرت فاطمہؑ سے فرمایا: ''بیٹی! کیا تم یہ بات پسند کرتی ہو کہ تمہیں ایسی دعا بتاؤں کہ جو بھی اس کو پڑھے اس کی حاجت پوری ہو جائے؟''

حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا:

يَا اَبَهْ لَهٰذَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا

بابا جان! ایسی دعا میرے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے۔

حدیث۲۳

حضرت فاطمہ کی مشہور دعا

حضرت سلمان فارسی نقل کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہؑ نے جنت کی حوروں سے ملاقات کے بعد خوشبودار کھجوروں میں سے جو حوروں نے انھیں پیش کی تھیں، کچھ کھجوریں مجھے عطا کیں اور میں شہر مدینہ میں جس صحابی رسول سے ملاقات کرتا، وہ یہی کہتا کہ کیا خوشبودار عطر ہے؟ کیا تمہارے پاس خالص مشک ہے؟

میں نے یہ بات بی بی کو بتائی تو انہوں نے متبسم انداز میں فرمایا: ''یہ خوشبودار کھجوریں جنت کے اس درخت سے ہیں کہ جو میری ایک دعا کے نتیجے میں خلق ہوا ہے۔ میں نے وہ دعا رسولؐ خدا سے سیکھی تھی۔ وہ دعا یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ النُّوْرِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ يَقُوْلُ لِلشَّيْءِ كُنْ فَيَكُوْنُ،

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ يَعْلَمُ خَائِنَةَ الْاَعْيُنِ وَ مَا تُخْفِي الصُّدُوْرُ،

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ هُوَ بِالْمَعْرُوْفِ مَذْکُوْرٌ، بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَی الطُّوْرِ بِقَدَرٍ مَقْدُوْرٍ فِیْ کِتَابٍ مَسْطُوْرٍ عَلٰی نَبِیٍّ مَحْبُوْرٍ۔

''نور والے خدا کے نام سے، اس خدا کے نام سے کہ وہ جس چیز کیلئے کہتا ہے ہوجا، پس وہ ہوجاتی ہے، اس خدا کے نام سے جو آنکھوں کے اشاروں اور سینے میں چھپے بھیدوں سے واقف ہے، اس خدا کے نام سے کہ جس نے نور کو نور سے پیدا کیا، اس خدا کے نام سے کہ جسے اچھی طرح سے یاد کیا جاتا ہے، وہ ہستی کہ جس نے نور کو کوہ طور پر ایک متعین اندازے کے مطابق ایک لکھی ہوئی چیز میں اپنے پیامبر عظیم پر نازل کیا۔''

حدیث ۲۴

قبولیت کی گھڑی

قَالَتْ: اِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا خَيْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ. فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ؟ قَالَ اِذَا تَدَلّٰى نِصْفُ عَيْنِ الشَّمْسِ لِلْغُرُوْبِ.

فاطمہ زہرا نے فرمایا: جمعہ کے دن ایک ایسا وقت آتا ہے کہ جس میں ہر نیک خواہش پوری ہوتی ہے میں نے پوچھا: ''یا رسول اللہ وہ کونسا وقت ہے؟'' فرمایا: ''جب سورج کا آدھا حصہ افق میں چھپ جائے۔''

حدیث ۲۵

ترک دنیا پرستی

قالت فاطمة: اِنّی لا اُحِبُّ الدُّنیا.

فرمایا: ''میں دنیا پرستوں کی دنیا کو پسند نہیں کرتی۔'' (الغدیر ج ۲ صفحہ ۳۱۸)

حدیث ۲۶

روزہ کی حقیقت

قالت : مَا یَصنَعُ الصَّائِمُ بِصِیَامِ اِذَا لَم یَصُن لِسَانَهُ وَسَمعَهُ وَ بَصَرَهُ وَ جَوَارِحَهُ

اگر روزہ، روزہ دار کی زبان، کانوں، آنکھوں اور اس کے ہاتھ اور پیر کو ناپسندیدہ اعمال (گناہوں) سے نہ روکے ایسا روزہ انسان کے کیا کام آسکتا ہے؟ (کتاب عوالم ج ۱۱ صفحہ ۲۶۵)

حدیث ۲۷

حضرت فاطمہ کی نذر

قالت: اِن بُرِئَ وَلَدای مِمَّا بِهِمَا صُمتُ لِلّٰهِ ثلاثَةَ اَیّامٍ شُکراً

اگر میرے دونوں بچے شفایاب ہو جائیں تو میں خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے تین دن روزہ رکھوں گی۔ (بحار الانوار ج ۳۵ صفحہ ۲۳۵)

حدیث ۲۸

عورت کیلئے سب سے زیادہ بہتر چیز

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں اور فاطمہؑ حضورؐ کی خدمت میں تھے۔ اسی اثنا میں رسول اکرمؐ نے دریافت کیا: "عورتوں کیلئے سب سے نیک اور بہتر چیز کونسی ہے؟"

حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا: عورتوں کیلئے سب سے بہترین چیز یہ ہے کہ وہ (بلاضرورت) نامحرم مردوں کو نہ دیکھے اور نہ ہی نامحرم مرد انھیں دیکھیں۔

(کشف الغمہ ج ۲ صفحہ ۲۳۔ بحار الانوار ج ۱۰۱)

حدیث ۲۹

سادہ زندگی اور گھریلو کام کاج

ایک دن پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بی بی فاطمہؑ کے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ جناب فاطمہؑ زمین پر بیٹھی ہوئی بچے کو دودھ بھی پلا رہی ہیں اور ایک ہاتھ سے چکی بھی پیس رہی ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر رسولؐ اللہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور فرمایا: "بیٹی! دنیا کی تلخی اور سختیوں کو آخرت کی شیرینی اور جنت کی سعادت سے خوشگوار بناؤ۔"

حضرت فاطمہؑ نے عرض کیا:

یَارَسُوْلَ اللّٰہ! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نَعْمَائِہٖ وَ الشُّکْرُ لِلّٰہِ عَلٰی آلَائِہٖ

یارسول اللہ! اللہ کی نعمتوں پر اس کی ثناء اور اس کے فضل و کرم پر اس کا

شکر ہے۔ (بحارالانوار ج ۴۳ صفحہ ۸۶)

حدیث ۳۰

سادگی

سلمان فارسی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؑ کو دیکھا کہ ایک وہ سادہ اور پیوند لگی چادر اوڑھے ہوئے ہیں۔ میں نے سوچا کہ کتنی عجیب بات ہے کہ ایران و روم کے بادشاہوں کی بیٹیاں تو طلائی کرسیوں پر بیٹھیں اور سونے سے بنے تاروں کے لباس زیب تن کریں اور اللہ کے رسول کی بیٹی کے پاس نہ مناسب لباس ہو اور نہ کوئی قیمتی چادر۔" حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا:

یَاسَلْمَانُ! اِنَّ اللّٰهَ ذَخَرَ لَنَا الثِّیَابَ وَ الْکَرَاسِیَّ لِیَوْمٍ آخِرٍ

"اے سلمان! خداوند عالم نے قیمتی لباسوں اور طلائی تختوں کو ہمارے لئے روز قیامت کے لئے ذخیرہ کرلیا ہے۔ (بحارالانوار ج ۸ صفحہ ۳۰۳)

حدیث ۳۱

عورت کا خدا سے قرب

پیغمبر اسلامؐ نے اپنے ساتھیوں سے دریافت کیا: "وہ کون سا لمحہ ہوتا ہے کہ جب ایک عورت خدا کے سب سے زیادہ نزدیک ہوتی ہے؟" کسی نے کوئی مناسب جواب نہیں دیا۔ جب حضرت فاطمہؑ نے اپنے بابا کا یہ سوال سنا تو جواب دیا:

اَدْنیٰ مَا تَکُوْنُ مِنْ رَبِّهَا اَنْ تَلْزَمَ قَعْرَ بَیْتِهَا

جب ایک عورت اپنے گھر میں ہوتی ہے (اور گھر کا کام اور بچوں کی

تربیت میں مصروف ہوتی ہے) تو اس وقت وہ اللہ سے سب سے زیادہ
قریب ہوتی ہے۔ (بحارالانوار ج ۴۳ صفحہ ۹۲)

حدیث ۳۲

مل جل کر گھریلو کام کرنا

حضرت فاطمہؑ بھی مدینے کی دوسری خواتین کی مانند گھر کے کام خود اپنے ہاتھوں سے انجام دیتی تھیں، خود چکی سے آٹا پیستیں، روٹیاں پکاتیں اور اس کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت و نگہداشت کی طرف بھی بھرپور توجہ دیتیں۔ آپ نے اتنی سخت محنت کی کہ آپ کے ہاتھ زخمی ہو گئے۔ آخرکار مجبور ہو کر اپنے والد کی خدمت میں عرض کیا:

قَدْ مَجِلَتْ يَدَایَ مِنَ الرَّحیٰ، لَیْلَتِیْ جَمِیْعاً اُدِیْرُ الرَّحیٰ
اُصْبِحُ، وَ اَبُوْالْحَسَنِ یَحْمِلُ حَسَناً وَ حُسَیْناً

اے اللہ کے رسولؐ! میرے دونوں ہاتھ چکیاں پیس پیس کر سوج گئے ہیں اور ہاتھوں میں زخم ہو چکے ہیں، کل رات سے صبح تک میں چکی پیستی رہی اور علیؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو سنبھالتے رہے۔

حدیث ۳۳

کاموں کی تقسیم

حضرت فاطمہؑ نے بڑی سخت زندگی گزاری ہے۔ آپؑ گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ بچوں کی تربیت پر بھی پوری توجہ دیتی تھیں۔ آپؑ نے گھر کے کاموں کو تقسیم کر کے اپنے چھوٹے سے گھر میں عدل و انصاف کا بہترین نظام بھی

قائم کر رکھا تھا۔ گھریلو کاموں میں امیر المومنینؑ بھی آپؑ کا ہاتھ بٹاتے تھے۔ جبکہ اپنی کنیز جناب فضہ کے ساتھ آپؑ نے کام کے دنوں کو برابر تقسیم کیا ہوا تھا۔ سلمان فارسی کہتے ہیں:

ایک دن میں نے حضرت فاطمہؑ کو اپنے دست مبارک سے چکی چلاتے دیکھا۔ میں نے سلام عرض کیا اور کہا: "اے بنتِ رسول اللہ! آپ خود کیوں اتنا پریشان ہوتی ہیں۔ آپ کی خدمت کے لئے آپؑ کی کنیز فضہ موجود ہے، گھر کے کام فضہ کے سپرد کر دیجئے۔"

یہ سن کر حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا:

اَوْصَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَنْ تَکُوْنَ الْخِدْمَۃُ لَھَا یَوْماً وَلِیْ یَوْماً فَکَانَ اَمْسِ یَوْمَ خِدْمَتِھَا وَ اَلْیَوْمُ یَوْمُ خِدْمَتِیْ

رسول اللہؐ نے مجھ سے فرمایا ہے کہ گھر کے کام کو فضہ کے ساتھ تقسیم کرلوں۔ ایک دن وہ کام کرے اور ایک دن میں کام کروں، کل اس کی باری تھی اور آج میری باری ہے۔ (مسند احمد ج ۳ ۱۵۳۔ بحار الانوار ج ۴۳ ص ۸۶)

حدیث ۳۴

مومن کی خوشی میں فرشتوں کی شرکت

مدینے کی دو خواتین کے درمیان کسی دینی اور اعتقادی مسئلے میں اختلاف ہو گیا۔ ان میں سے ایک حضرت فاطمہؑ کی ماننے والی تھی۔ دونوں نے اپنے اپنے

خیالات کا حضرت فاطمہؑ کے سامنے اظہار کیا۔ بی بی نے دونوں کا مدعا اور دلیلیں سننے کے بعد اپنی واضح اور قاطع دلیل سے مومنہ عورت کے نظریے کی تائید فرمائی اور مقابل عورت کے نظریے کو باطل قرار دیا۔ حضرت فاطمہؑ کی دلیل سن کر دوسری عورت لاجواب ہوگئی اور اس نے بھی بی بی کا فیصلہ قبول کرلیا۔ اس فیصلہ سے مومنہ بہت خوش ہوئی کہ حق کامیاب اور باطل سرنگوں ہوا۔ حضرت فاطمہؑ نے فرمایا:

اِنَّ فَرَحَ الْمَلَائِکَةِ بِاسْتِظْهَارِکِ عَلَیْهَا اَشَدُّ مِنْ فَرَحِکِ۔
وَ اِنَّ حُزْنَ الشَّیْطَانِ وَ مَرَدَتِهِ بِحُزْنِهَا اَشَدُّ مِنْ حُزْنِهَا۔

اس وقت تمھاری اس کامیابی پر فرشتوں کی خوشی تمہاری خوشی کے مقابلے میں کئی گنا زیادہ ہے اور اس کی شکست پر شیطان اور اس کے ساتھیوں کا غم واندوہ اس عورت کے غم سے زیادہ ہے۔ (بحار الانوار ج ۲ صفحہ ۸)

حدیث ۳۵

تربیت اولاد اور اشعار

حضرت فاطمہؑ اپنے بچوں کی روحانی نشو ونما کے لئے ان کے ساتھ کھیلتیں اور مزاح فرمایا کرتی تھیں۔ آپ بچوں کی روحانی وجسمانی تربیت کیلئے اشعار کہتیں۔

اَشْبِهْ اَبَاکَ یَا حَسَن — وَ اخْلَعْ عَنِ الْحَقِّ الرَّسَن
وَ اعْبُدْ اِلٰهاً ذَا الْمِنَن — وَ لَا تُوَالِ ذَا الْاِحَن

اے حسن! اے میرے بچے! اے میرے نور نظر!
تجھ کو تو معلوم ہے تو مرتضیٰ کا ہے پسر

میرے بچے یاد رکھنا اپنی ماں کی بات کو
اپنے بابا کا عمل رکھنا سدا پیشِ نظر

یہ نہ ہرگز بھولنا بخشندۂ نعمت ہے رب
شکر سے اس کے کبھی غافل نہ ہونا اے پسر!

دور ہی رہنا فساد و فتنہ سے اے میری جاں!
دوستی رکھنا نہ ہرگز اہلِ شر سے عمر بھر

اس کے بعد امام حسینؑ کے سر پر دست شفقت پھیرتیں اور فرماتیں۔ بیٹا حسینؑ تم میرے والد رسولؐ خدا کی شبیہ ہو، تم اپنے والد علیؑ کی شبیہ نہیں ہو! حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ کی باتیں سن کر مسکرانے لگتے۔

(مسند احمد ج ۶ ۲۸۳۔ بحارالانوار ج ۴۳ صفحہ ۲۸۶)

حدیث ۳۶

حضرت زہرا کو ماننے والوں کی صفات

اہلبیتؑ کے ماننے والوں میں سے ایک شخص نے اپنی بیوی کو حضرت فاطمہؑ کی خدمت میں بھیجا تاکہ وہ آپؑ سے سوال کرے کہ کیا اس کا شوہر آپ کے ماننے والوں میں سے ہے یا نہیں؟

حضرت فاطمہؑ نے جواب دیا:

اِنْ كُنْتَ تَعْمَلُ بِمَا اَمَرْنَاکَ وَ تَنْتَهِیْ عَمَّا زَجَرْنَاکَ عَنْهُ

فَاَنْتَ مِنْ شِیعَتِنَا وَ اِلاَّ فَلاَ.

ہم جس چیز کا حکم دیتے ہیں اگر اس پر عمل کرتے ہو اور جس چیز سے روکتے ہیں اس سے پرہیز کرتے ہو تو ہمارے ماننے والوں میں سے ہو ورنہ ہرگز نہیں۔ (بحار الانوار ج ۶۵ صفحہ ۱۵۵)

حدیث ۳۷

حضرت فاطمہؑ اور تلاوت قرآن

قَالَتْ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلاثٌ: تِلاَوَةُ کِتَابِ اللّٰهِ وَ النَّظَرُ فِي وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ الْاِنْفَاقُ فِي سَبِیْلِ اللّٰهِ

تمہاری دنیا سے مجھے تین چیزیں محبوب ہیں۔

۱: تلاوت قرآن

۲: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ پرنور کی زیارت

۳: خدا کی راہ میں مال خرچ کرنا (وقائع الایام خیابانی)

حدیث ۳۸

حضرت فاطمہؑ اور مقام مادر

حضرت فاطمہؑ نے ارشاد فرمایا:

اِلْزَمْ رِجْلَهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ اَقْدَامِهَا

ماں کی خدمت کرو کیونکہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

(کنز العمال حدیث ۴۵۴۴۳)

حدیث ۳۹

نماز اور زینت و آرائش

اسلام میں خوشبو لگانے اور شوہر کے لئے زینت کرنے کو جائز بلکہ مستحسن شمار کیا گیا ہے بلکہ عبادت کے موقع پر بھی اس کی اہمیت مسلم ہے۔ البتہ نامحرموں اور مخلوط اجتماعات میں ان چیزوں کا استعمال ممنوع ہے۔ اس بارے میں بی بی فاطمہؑ اپنی زندگی کی آخری گھڑیوں میں فرماتی ہیں۔

هَاتِيْ طِيْبِيَ الَّذِي اَتَطَيَّبُ بِهِ وَ هَاتِيْ ثِيَابِيَ الَّتِيْ اُصَلِّيْ فِيْهَا، اِجْلِسِيْ عِنْدَ رَأْسِيْ فَاِذَا جَاءَ وَقْتُ الصَّلٰوةِ فَاَقِيْمِيْنِيْ فَاِنْ قُمْتُ وَ اِلَّا فَاَرْسِلِيْ اِلٰى عَلِيٍّ

اے اسماء! میرا وہ عطر لے کر آؤ جو میں ہمیشہ لگاتی ہوں اور وہ لباس بھی جس میں میں ہمیشہ نماز پڑھتی ہوں اور میرے سرہانے بیٹھ جاؤ۔ جب نماز کا وقت آئے تو مجھے اٹھانا۔ اگر میں اٹھ جاؤں (تو ٹھیک) ورنہ علی کو بلانے کے لئے کسی کو بھیج دینا۔ (کشف الغمہ)

حدیث ۴۰

حضرت فاطمہ کی تحریری وصیت

حضرت فاطمہؑ کی جانگداز رحلت کے بعد حضرت امیر المومنین نے آپؑ کی تحریری وصیت کا مطالعہ شروع کیا لکھا تھا:

﴿ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴾ هٰذَا مَا اَوْصَتْ بِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ رَسُوْلِ

اللّٰهِ. اَوْصَتْ وَ هِيَ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ النَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيْهَا وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ. يَا عَلِيُّ اَنَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ زَوَّجَنِيَ اللّٰهُ مِنْكَ لِاَكُوْنَ لَكَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ، اَنْتَ اَوْلٰى بِيْ مِنْ غَيْرِيْ، حَنِّطْنِيْ وَ غَسِّلْنِيْ وَ كَفِّنِّيْ بِاللَّيْلِ وَ صَلِّ عَلَيَّ وَ ادْفِنِّيْ بِاللَّيْلِ وَ لَا تُعْلِمْ اَحَداً وَ اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ وَ اقْرَءْ عَلٰى وُلْدِيْ السَّلَامَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

﴿بسم اللہ الرحمٰن الرحیم﴾ یہ فاطمہ بنت رسول اللہ کا وصیت نامہ ہے، وہ اس بات کی شہادت دیتے ہوئے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں بہشت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور روز قیامت ضرور آئے گا (کہ جس دن) خداوند عالم مردوں کو قبور سے زندہ کرے گا، وصیت کرتی ہے۔

اے علیؑ میں فاطمہؑ بنت محمدؐ ہوں کہ خدا نے دنیا و آخرت میں مجھے آپ کے عقد نکاح میں قرار دیا ہے۔ اے علیؑ آپ دوسروں سے زیادہ مجھ پر حقدار ہیں، میرے غسل و کفن اور حنوط کو رات کے وقت انجام دیجئے گا۔ شب میں ہی نماز ادا کر کے شب کی تاریکی میں ہی دفن کر دیجئے گا اور کسی کو ہرگز اطلاع نہ دیجئے گا۔ میں آپ کو خدا کے سپرد کرتی ہوں اور اپنے بچوں پر روز قیامت تک درود و سلام بھیجتی ہوں۔

☆......☆......☆......☆......☆

Our Identity !
اگر آپ
اپنے بچوں کی بہترین تربیت
گھر کی ضرورت
ازدواجی زندگی کی مشکلات کا حل
قرآن کے ترجمے کو پڑھنا اور سمجھنا
اور دینی و دنیاوی معلومات میں اضافہ
کرنا چاہتے ہیں تو
ماہنامہ
طاہرہ
کراچی
پڑھیے
سچی کہانیاں
افسانے
گھریلو تجاویز
صحت و غذائیت
انٹرویو
دعائیہ ادب
دسترخوان
سائنس
ذہنی آزمائش
تفریح
اور بہت کچھ جو آپ پڑھنا چاہیں
پی۔او۔بکس نمبر 2157 ناظم آباد، کراچی
فون:6622656